

# انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام پر فلم بنانا

## توہین رسالت کے مترادف

تحریر: حضرت مولانا محبت اللہ صاحب مدظلہ العالی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله وكفى وسلام على عباده الذين اصطفى

دی پیج (The Message) نامی فلم جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس واقعات پر مشتمل ہے اس فلم کی نمائش ”جیو“ چینل پر ہر سال کی جاتی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اطہر کو چھوڑ کر اس فلم میں تقریباً تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے نام سے کرداروں کو پیش کیا ہے 313 بدری صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین بھی بدر کی جنگ میں دکھائے گئے ہیں ان کے ناموں پر اداکاروں نے کردار ادا کئے۔

آج کل ”پیام اسلامی ثقافتی مرکز“ نامی ادارہ نے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی زندگی پر فلمائی گئی فلموں کا اردو زبان میں ترجمہ کر کے پھیلا نا شروع کر رکھا ہے ان فلموں میں حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام، حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام، حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام، حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام، حضرت مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے فرضی کردار پیش کئے گئے ہیں۔ ان فلموں میں کئی مقامات پر نبی کا فرضی کردار کرنے والے کو اے نبی، اے یوسف، اے ابراہیم، اے پیغمبر کہہ کر پکارا جاتا ہے۔ اسی طرح یہ فرضی کردار بھی کئی مقامات پر اپنے ڈائلاگ سے خود کو اللہ کا پیغمبر کہتے ہیں۔ کئی ایک بار حضرت جبرائیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کو وحی لاتے ہوئے دکھایا گیا ہے اور ایک انسان کو حضرت جبرائیل کے نام سے کردار دیا گیا ہے اسی طرح انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے نام بنائے گئے کرداروں پر مذاق کرنا، پاگل مجنون کہنا وغیرہ بھی فلمایا گیا ہے۔ ایسی ہی کئی توہین پر مبنی مثالیں ان فلموں میں حد سے زیادہ موجود ہیں۔

انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین اور قرآن پاک کی فلم بنانے میں علماء کرام کی جو تصریحات اور اقوال ہیں وہ نقل کئے جاتے ہیں اور کتب معتبرہ سے مسئلہ نقل کیا جاتا ہے۔ اس میں مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، مولانا محمد شفیع رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، مفتی اعظم پاکستان، اور مفتی کفایت اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کفایت المفتی میں اور مولانا یوسف لدھیانوی شہید رحمۃ اللہ علیہ آپ کے مسائل اور انکاحل وغیرہ میں جو تصریحات فلم بنانے کے بارے میں کی ہیں وہ نقل کی جاتی ہیں۔

مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ کا قول آلات جدیدہ میں مولانا محمد شفیع رحمۃ اللہ نے نقل کیا ہے ”فلم کے شرعی احکام یا نسکوپ کے پردہ پر خلفاء اسلام کی تصویریں متحرک ہوتی گاتی اور ناچتی دکھائی جائیں اور خواتین اسلام کو یا نسکوپ کے ذریعہ سے پبلک میں بے پردہ پیش کیا جاتا ہے یہ مطلقاً معصیت (گناہ) ہے اور کسی مسلمان کی تصویر بنانا اور زیادہ معصیت ہے اگرچہ اس تصویر کی طرف کوئی امر مکروہ بھی منسوب نہ کیا گیا ہو تفریح اور تملذذ (لذت) ہی کے لئے ہو کیونکہ محرمات شرعیہ سے تملذذ بانظر بھی حرام ہے۔“

فلم دیکھانے میں جتنے نقصانات ہیں ان سب سے بڑھ کر شاعت (برائی) میں وہ صورت ہے جس میں مقتدیان دین کی اہانت (توہین) ہو کہ درحقیقت وہ اہانت اسلام کی ہے جس کا تحمل (برداشت) کسی طرح طبعاً اور شرعاً ممکن نہیں اور جب ایسی فلموں کے قبائح معلوم ہو گئے تو مسلمانوں پر واجب ہے کہ بقدر اپنی قدرت کے گو وہ قدرت حکومت سے استعانت ہی کے بطور پر ہوان کے انداد (ختم کرنے) میں کوشش کریں اور تماشہ دیکھنے والوں کو ان قبائح پر مطلع (خبردار) کر کے شرکت سے روکیں ورنہ اندیشہ ہے کہ سب عقاب (عذاب) خداوندی میں گرفتار ہوں گے۔ مشکوٰۃ شریف کی حدیث ہے کہ مامن قوم يعمل فیہم بالمعاصی ثم یقدرون علی ان یغیروا ثم لا یغیرون الا یوشک ان یمہم بعقاب ترجمہ: اگر کسی قوم میں برائی ہوتی ہے تو اس کے بند کرنے پر قدرت رکھتی ہے لیکن بند نہیں کرتی ضرور بالضرور قریب ہے کہ اسی قوم کو عذاب عام ہو جائے گا۔ یعنی اگر خود نہیں کرتے تھے لیکن کرنے والوں کی نحوست سے وہ بھی عذاب میں مبتلا ہو جائیں گے (مخلص از آلات جدیدہ مولانا محمد شفیع رحمۃ اللہ تعالیٰ صفحہ 148)۔

مولانا یوسف لدھیانوی شہید اسلام نے اپنی کتاب آپ کے مسائل اور ان کا حل میں ”فجر اسلام“ نامی فلم کے بارے میں لکھا ہے کہ ”اس فلم پر علماء کرام نے شدید احتجاج کیا اور اس کو اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ایک سازش قرار دیا (آپ کے مسائل اور ان کا حل جلد 7 صفحہ 385)۔ دوسری جگہ انگریزی زبان میں اسلامی موضوعات پر فلمائی گئی ایک فلم (جس میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی مبارک کی آواز بھی مختصر طور پر سنائی گئی ہے) کے بارے میں لکھا ہے کہ یہ اسلامی فلم نہیں بلکہ اسلام اور اکابر اسلام کا مذاق اڑانے کے مترادف (ہم شکل) ہے اس کا دیکھنا گناہ کبیرہ ہے (آپ کے مسائل اور ان کا حل جلد 7 صفحہ 386)۔ تیسری جگہ (حیات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر فلم ایک یہودی سازش، جس میں مسجد قبا کی تعمیر حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ کو اذان دیتے ہوئے دکھایا، حضرت حمزہ کا کردار بھی ایک عیسائی اداکار نے ادا کیا اور سب سے بری بات یہ ہے کہ اس فلم میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ مبارک تک دکھایا یعنی یہ مسجد قبا کی تعمیر ہو رہی ہے اور سایہ اینٹیں اٹھا اٹھا کر دے رہا ہے۔ لوگ اس کو تبلیغی فلم سمجھتے ہیں) کے بارے میں لکھا ہے کہ ”آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کو فلانا اسلام اور مسلمانوں کا بدترین مذاق اڑانے کے مترادف ہے۔ علماء امت اس پر شدید احتجاج کر چکے ہیں اور حساس مسلمان اس کو اسلام کے خلاف ایک یہودی سازش تصور کرتے ہیں۔ ایسی فلم کا دیکھنا گناہ ہے اور اس کا بائیکاٹ کرنا فرض ہے (آپ کے مسائل اور ان کا حل جلد نمبر 7 صفحہ نمبر

(388)۔ چوتھی جگہ لکھا ہے کہ ”آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں بنی ہوئی فلم دیکھنا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ پر مبنی ہے۔ اس فلم پر دنیائے اسلام نے غم و غصہ کا اظہار کیا تھا اور اسلامی حکومتوں نے مذمت بھی کی تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذات مقدسہ کو فلم کا موضوع بنانا نہایت دل آزار تو ہیں ہے دشمنان اسلام نے بارہا ایسی کوششیں کیں لیکن غیور مسلمانوں نے سراپا احتجاج بن کر ان کی سازشوں کو ہمیشہ ناکام بنایا۔ یہ نہایت افسوس ناک حرکت ہے حکومت کو خود ہی اسکا نوٹس لینا چاہیے۔ اگر حکومت اس طرف توجہ نہ کرے تو مسلمانوں کو خود اسکا سد باب (بند) کرنا چاہئے“ (آپ کے مسائل اور انکاح جلد نمبر 7 صفحہ نمبر 390)۔ پانچویں جگہ لکھا ہے بعض لوگوں کا خیال ہے کہ ٹی وی، وڈیو اور فلموں پر اچھا پروگرام آتا ہے۔ اچھے مقاصد کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اس میں کیا حرج ہوگا۔ لیکن یہ بالکل غلط ہے۔ شریعت مطہرہ میں جاندار کی تصویر حرام ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر لعنت فرمائی ہے۔ ٹیلی وژن اور وڈیو فلموں میں تصویر ہوتی ہے جس چیز کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حرام اور ملعون فرماتے ہیں اسکے جواز کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اگر کوئی ام النجاشٹ (شراب) کے بارے میں کہے کہ اس کو نیک مقاصد کے لئے استعمال کیا جاسکتا ہے تو قطعاً لغو بات ہوگی۔ ہمارے دور میں ٹی وی اور وڈیو ام النجاشٹ (برائیوں کا اصل) کا درجہ رکھتے ہیں اور یہ سینکڑوں خباث (برائیوں کا سرچشمہ) ہیں۔ (آپ کے مسائل اور انکاح جلد نمبر 7 صفحہ 389)

مفتی کفایت اللہ صاحب جو اپنے دور کے مفتی اعظم تھے انہوں نے کفایۃ المفتی میں لکھا ہے ”موثر کا نام نبی صلی اللہ علیہ وسلم رکھا تو یہ لفظ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کے مترادف ہے اور اس میں نہ صرف مسلمانوں کی بلکہ تمام فرقوں کی جو نبی کے قائل اور سلسلہ نبوت پر ایمان رکھتے ہیں دل آزاری اور اس کو اس فعل سے روکنا ضروری ہے۔“ (کفایۃ المفتی جلد نمبر 1 صفحہ 93)۔ دوسری جگہ لکھا ہے چلتی پھرتی تصویریں فلموں پر دیکھنا محض اہولعب کے طور پر ہوتا ہے۔ تصویر سازی حرام ہے اور تصویر بنی اور تصویر نمائی اعانت علی الحرام ہے اس لئے فلم خواہ حج کے مناظر کی بنائی ہوئی دکھانی ناجائز ہے۔ (کفایۃ المفتی جلد نمبر 9 صفحہ 205)

### فلم کی ممانعت کے بارے میں رابطہ عالم اسلامی مکہ مکرمہ کا متفقہ فتویٰ

استنکار! خراج فیلم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فلم بنانے کی ممانعت

وقد عرض هذا الموضوع على المجلس التأسيسي لرابطة العالم الإسلامي بمكة المكرمة

فقرر: تحريم إخراج فيلم عن النبي ﷺ، و تحريم تمثيل الصحابة رضي الله عنهم، وذلك في المادة السادسة من قراره المتخذ في دورته الثالثة عشرة المنعقدة خلال المدة من اشعبان 1391 إلى 12 شعبان 1391 هـ، وهذا نص المادة المذكورة: يقرر المجلس التأسيسي بالإجماع تحريم إخراج فيلم محمد الرسول ﷺ، لما فيه من تمثيله ﷺ بألة التصوير الكاميرا مشيرة إليه و إلى موضعه و حر كاته و سائر شئونه بالتحديد، و تمثيل بعض الصحابة رضي الله عنهم في مواقف عديدة و مشاهد مختلفة و هو محرم بالإجماع.

(مجموعه فتوى و مقالات متنوعه لابن باز رحمة الله عليه من المجلد الاول ص 413)

ترجمہ: مذکورہ عنوان کے متعلق مکہ مکرمہ میں رابطہ عالم اسلامی کی مجلس تاسیسی میں بحث ہوئی اور اس مجلس نے فیصلہ دیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں فلم بنانا حرام ہے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تمثیل بھی حرام ہے اور یہ قرار داد یکم شعبان 1391ھ سے 13 شعبان 1391ھ کے دوران منعقد ہونے والے تیرہویں اجلاس کے دوران منظور ہوئی جس کا مکمل متن یہ ہے کہ: مجلس تاسیسی اتفاقاً طور پر فیصلہ کرتی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں فلم بنانا حرام ہے کیونکہ اس فلم میں کیمرے کے ذریعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تمثیل پیش کی جاتی ہے جس سے تمثیلی طور پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اشارہ کرنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جگہ، حرکات و سکنات اور زندگی کے دیگر افعال کے بارے میں متعینہ طور پر آگاہ کیا جاتا ہے اسی طرح مختلف مقامات اور متفرق مناظر میں بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تمثیل ہے اور یہ دونوں کام بالاتفاق حرام ہیں۔

حضرت مولانا اشرف علی تھانوی، مفتی محمد شفیع، مولانا کفایت اللہ، مولانا محمد یوسف لدھیانوی کی تصریحات سے 10 نکات سامنے آتے ہیں جو درج ذیل ہیں

### فلموں میں انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام

کے واقعات کا دیکھنا اور دکھانا قطعی حرام اور عذاب الہی کو دعوت ہے

(1) انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجماعاً اور قرآن پاک پر فلم بنانا، چلانا یا ان حضرات مقدسہ کی توہین اور مسلمانوں کی دل آزاری کی زبردست شرارت ہے۔ اس سے کفر کا بڑا خطرہ، گناہ کبیرہ اور قطعی حرام ہے۔

(2) تمام مسلمان اور اہل کتاب جیسے یہود و نصاریٰ جو انبیاء کرام یعنی موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام، عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ماننے والے ہیں سب مل کر فوری حکومت سے احتجاج کے ذریعے اس پر پابندی لگوائیں بلکہ حکومت کے ذمہ داران بھی ایمانی تقاضا کے تحت ان فلموں کو جلد از جلد بند کروائیں۔ اس سلسلے میں اگر کوئی شخص ان فلموں کے بارے میں باز نہیں آتا تو اس کو توہین رسالت کے مقدمہ میں پکڑنا چاہیے۔ یہ ایمان کا مسئلہ ہے۔ اگر کوئی آدمی ہمارے ماں باپ پر فلم بنائے تو ہم اس کو برداشت نہیں کریں گے چہ جائیکہ توہین رسالت، توہین اسلام اور توہین کلام اللہ پر فلمیں بنائی جائیں۔

(3) ٹی وی، وی سی آر، کیبل کا استعمال کرنا اور انٹرنیٹ، موبائل پر فلمیں (جن میں عورتیں اور غیر شرعی پروگرام آتے ہیں) دیکھنا یہ تمام ام النجاشٹ (برائیوں کی اصل) ہے۔ اس کا قصد دیکھنا حرام اور اس سے لذت لینا اور زیادہ خطرناک ہے اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی فلمیں بنانا یا چلانا یا دیکھنا اور بھی زیادہ خطرناک ہے۔ اور اس سے ایمان سلب

(نکلنے) ہونے کا خطرہ ہے۔ اور ابداً باوجود جہنم میں جانے کا ڈر ہے۔ اللہ تعالیٰ ایمان کے زوال سے سارے مسلمانوں کی حفاظت فرمائے۔

(4) اگر بعض لوگ ضد میں آ کر انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی فلموں کا دیکھنا اور چلانا نہیں چھوڑتے اور حکومت بھی اُس کو بند نہیں کرواتی اور لوگ بھی قدرت رکھنے کے باوجود ان فلموں کو بند نہیں کرواتے تو موت سے پہلے ان پر عذاب آنے کا سخت ڈر ہے۔ جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے۔

(5) پہلے بھی کفریہ ممالک نے ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر فلم بنانے کی شرارت شروع کی تھی جس پر مسلمانوں کے شور مچانے، احتجاج اور فریاد کرنے سے یہ سلسلہ بند اور ناکام ہو گیا تھا۔ لیکن اب انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی فلمیں بنانے اور دکھانے میں یہ قوی خطرہ ہے کہ جب ہم مسلمانوں کو انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی فلمیں بنانے اور دکھانے پر غیرت نہیں آتی تو پھر کافروں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فلم بنانے اور دکھانے کا موقع مل جائے گا۔

(6) انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی زندگی پر فلمائی گئی اسلامی یا تبلیغی فلمیں جیسے فجر اسلام، دی میسج وغیرہ یہ سب اسلام دشمنوں کی شرارت ہے اور مسلمانوں کے مقدس حضرات سے مذاق اور توہین کے مترادف ہے۔ اس کے جواز کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ جس نے اس کا رد کیا اور غم و غصے کا اظہار کیا اس نے غیرت ایمانی کا ثبوت دیا اور اس قسم کی فلم بنانے والوں پر توہین رسالت کا مقدمہ کرنا چاہیے۔ جس ذریعے (تصویروں) پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہو اور حرام قرار دیا ہو اس سے دین کا سیکھنا اور اللہ تعالیٰ کے احکامات کا جاننا نہیں ہو سکتا۔ آج تک ایک مسلمان بھی ایسا نہیں کہ جو فلم یا ٹی وی کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ کے حکم اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ پر عمل کرنے والا بن گیا ہو۔

(7) مکہ مکرمہ کے دارالافتاء سے بھی متفقہ فیصلہ آچکا ہے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر فلم بنانے کو متفقہ طور پر حرام قرار دیا گیا ہے۔ (مجموعہ فتاویٰ و مقالات متوفیہ لابن باز رحمۃ اللہ علیہ من المجلد الاول صفحہ 413)

(8) آج کل فلم میں جو دکھایا جاتا ہے کہ ایک آدمی اپنے آپ کو یعقوب علیہ السلام یا یوسف علیہ السلام یا ابراہیم علیہ السلام یا موسیٰ علیہ السلام (جو اللہ کے برگزیدہ نبی ہیں) کے طور پر ظاہر کرتا ہے اور دیکھنے والے اس کو وہی سمجھتے ہیں۔ اس میں دو بڑی خطرناک باتیں ہیں۔

(الف) غیر نبی کو نبی سمجھنا یہ کھلم کھلا کفر ہے۔ کردار ادا کرنے والے کے لئے بھی اور دیکھنے والے کے لئے بھی۔

(ب) کوئی کافر نجس ناپاک آدمی اپنے آپ کو اولوالعزم نبی کہلو اتا دیکھا یا جاتا ہو تو دیکھنے والے کے ذہن میں وہی منحوس شکل بیٹھ جاتی ہے۔ موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام، یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نام سننے سے وہی خبیث آدمی کی شکل ذہن میں آئے گی۔ یہ کتنی حسرت کی بات ہے کہ مقدس حضرات علیہم الصلوٰۃ والسلام جو خوب صورت اور خوب سیرت حضرات ہیں ان کو اُس منحوس شکل سے دکھانا یا دیکھنا یہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اور مقدس حضرات کی توہین اور اسلام کا مذاق اڑانا اور مسلمانوں کی دل آزاری نہیں ہے تو اور کیا ہے؟ اگر اس پر بھی ہم مسلمانوں کی ایمانی غیرت جوش میں نہیں آتی تو پھر کب آئے گی؟

(9) سب مسلمانان مل کر حکومت کے عہدہ داروں کو جو اپنے آپ کو مسلمان سمجھتے ہیں، ساتھ شامل کر کے ہر شہر میں زبردست احتجاج کریں کہ ان فلموں کو فوری طور پر بند کر دیا جائے اور جو کیشیں جس کے پاس ہوں خود باہر نکال کر گلڑے گلڑے کر کے پھینک دیں اور موبائیلوں اور کمپیوٹروں وغیرہ سے بھی ان فلموں کو فوراً ختم کر دیں یہ غیرت ایمانی کی دلیل ہے۔ مستقبل کے لئے اگر کوئی شخص ایسا ہو جو ان فلموں کو ضد کر کے چلائے تو اس کو توہین رسالت کے مقدمہ میں گرفتار کرنا چاہیے۔ اور اسی احتجاج میں عوام الناس کو اطلاع دینی چاہئے کہ جس نے فلم چلائی یا دکھائی وغیرہ وغیرہ سب اخلاص کے ساتھ توبہ کریں۔ سارے مسلمان کوشش کریں کہ ام النجاشت (برائیوں کی اصل) ٹی وی، وی آر، کیبل تصویر والے موبائل وغیرہ گھروں سے نکال دیں۔ انہیں سے ساری برائیاں، خرابیاں اور معاشرہ کا بگاڑنا وجود میں آتا ہے۔ خصوصاً انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے فلموں کو فوراً ختم کریں۔ ان فلموں کے ساتھ ایمان بچنا مشکل ہے۔

(10) لوگوں کو ایمان سے نکالنے کا بڑا حملہ:- انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام پر جتنی فلمیں بھی بنیں ہیں یہ کسی مسلمان علماء نے نہیں بنائیں بلکہ یہ کفریہ ممالک کی شرارت سے کسی کافر آدمی کو مقرر کر کے بنائی گئی ہیں کیوں کہ مسلمان یہ جرات نہیں کر سکتا اور نہ ہی وہ یہ دعویٰ کر سکتا ہے کہ میں وہ موسیٰ ہوں جو نبی تھے ایسا کرنے سے وہ کافر بن جاتا ہے۔ اور ہماری اطلاع کے مطابق ان فلموں میں سادہ لوح مسلمانوں کا ایمان خراب کرنے کے لئے قرآنی واقعات غلط طریقے سے دکھائے جاتے ہیں۔ یہ تو ایسا ہی ہے جیسے تم دین کا کوئی مسئلہ کسی کافر سے پوچھو۔

تحریر: حضرت مولانا محبت اللہ صاحب مدظلہ العالی لورالائی والے

0302-3807299 0333-3807299

## مسلمانوں کی خدمت میں ایک فکر انگیز پیغام

حضرت مفتی محمد حسن صاحب مدظلہ العالی

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد: اللہ رب ذوالجلال کا بہت بڑا احسان اور فضل و کرم ہے کہ اس پر فتن دور میں اپنے دین مبین کی حفاظت کا ذمہ خود لے رکھا ہے جیسا کہ ارشاد باری ہے ”انا نحن نزلنا الذکر و انا له لحافظون“ اور عالم اسباب میں اسکی حفاظت کا یوں انتظام فرمایا کہ اہل حق کی ایک جماعت کو چن لیا ہے جو دین مبین کے تمام شعبوں کی حفاظت کرتی رہے گی اور امت مسلمہ کے ایمان کا تحفظ کرتی رہے گی۔ اور مسلمان کے پاس سب سے بڑی دولت، وہ ایمان کی دولت ہے (دولت وہ ہے جو قبر میں ساتھ چلی جائے اور قبر میں ساتھ جانے والی دولت ایمان کی دولت ہے) بلکہ کی دولت، نیکی کی دولت، اور خدا خونی اور رب کو خوش کرنے کی دولت ہے۔ کوٹھی، بنگلہ، زمین، جائیداد، کاروبار یہ دولت نہیں بلکہ ضرورت ہیں (آنکھوں کا دھوکہ ہے) کوئی رہائش کی ضرورت اور کوئی معاش کی ضرورت کوئی کھانے پینے کی ضرورت۔ بندہ ایک مرتبہ سعودی عرب کے شہر ریاض میں ایک قبرستان کے قریب سے گزر رہا تھا، مجھے گاڑی چلانے والے بھائی کہنے لگے سعودی عرب کے بادشاہ شاہ فہد اس قبرستان میں دفن ہیں۔ میں حیران ہوا ملک کے بادشاہ ہیں قبر میں گئے ہیں تو کون سا شاہی محل ساتھ لے کر گئے ہیں۔ اگر گئے ہیں تو اپنا ایمان ساتھ لیکر گئے ہیں، اللہ پاک کو خوش کرنے والے نیک اعمال وہ ساتھ لیکر گئے ہیں، حاجیوں کی جو خدمت کی وہ ساتھ لیکر گئے ہیں۔ الغرض مسلمان کے پاس سب سے بڑی دولت وہ ایمان کی دولت ہے۔ ایمان نام ہے اللہ پاک کی واحدانیت کا اقرار ہو کہ اللہ پاک وحدہ لا شریک ہیں وہ ہمارے خالق ہیں، وہ ہمارے رازق ہیں۔ رضا برضا یعنی اللہ تعالیٰ کے ہر فیصلہ پر راضی رہیں کہ یا اللہ جس حال میں تو رکھے میں خوش ہوں زبان پر کوئی شکوہ شکایت نہ ہو۔ میرے حضرت فرمان لگے کہ مومن کا کوئی حال نفع سے خالی نہیں اگر طبیعت کے موافق حال ہے تو اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کا شکر ادا کریں اور شکر کے راستے سے جنت میں جائیں اور اگر طبیعت کے خلاف حال ہے تو صبر کریں اور صبر کے راستے سے جنت میں جائیں، صبر اور شکر دونوں جنت کے راستے ہیں۔

میرے حضرت اقدس سے ایک صاحب پوچھنے لگے کہ حضرت میں دعا کرتا ہوں پریشانی دور نہیں ہوتی۔ حضرت اقدس فرمانے لگے جتنی پریشانی لمبی ہوگی پریشانی کے دور ہونے کے بعد جو راحت ملے گی اسکی قدر بھی زیادہ ہوگی پوری زندگی حالات میں گزر جائے پریشانیوں میں گزر جائے (اللہ تعالیٰ سب کو عافیت نصیب فرمائے) لیکن صبر کا دامن نہ چھوٹنے پائے رب کا دروازہ نہ چھوٹنے پائے اللہ تعالیٰ آخرت کا معاملہ نیک کر دے جنت کی ٹھنڈی ہواؤں کا ایک جھونکہ آئیگا دنیا کے ہر غم کو بھلا کر رکھ دے گا۔ اور ایمانیات میں سے ایک اہم عقیدہ یہ ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آپکی ختم نبوت پر کامل یقین ہو کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری برگزیدہ پیغمبر ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جیسی بیماری ہستی نہ پہلے آئی ہے نہ قیامت کی صبح تک آئے گی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو نبوت کا دعویٰ کریگا وہ کذاب دجال ہو سکتا ہے نبی قطعاً نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے صدقہ میں اللہ تعالیٰ کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے انبیاء کرام علیہ السلام کی جتنی مقرب ہستیاں گزری ہیں ان کی پوری پوری عظمت اور ان کا پورا پورا ادب و احترام دل میں موجود ہو کیونکہ کسی بھی نبی اور پیغمبر کی ادنیٰ سی توہین کرنے سے آدمی دائرہ اسلام سے خارج اور کافر ہو جاتا ہے۔

بندہ کو کچھ ساتھیوں نے اطلاع دی کہ ٹیلی ویژن اور انٹرنیٹ پر بعض انبیاء علیہم السلام پر فلمیں دکھائی جا رہی ہیں۔ یہ خدا کے غضب کو دعوت دینا نہیں ہے تو اور کیا ہے؟ فلم کا لفظ کوئی اچھا لفظ ہے؟ فلم کا لفظ چور، ڈاکو، اوباش قسم کے لوگوں کے کردار پر بولا جاتا ہے۔ کیا یہ لفظ انبیاء علیہم السلام کی مبارک زندگی کے احوال و واقعات اور طرز زندگی پر بولا جاسکتا ہے؟ قطعاً نہیں بولا جاسکتا کیونکہ انبیاء علیہم السلام کی زندگیوں کا ایک لمحہ سراپا خیر ہی خیر ہے اور حقیقی رشد و ہدایت سے بھرا ہوا ہے انبیاء کرام علیہم السلام کی بیماری زندگیوں پر فلم کا لفظ بولنا یہ تو ان کی زندگیوں کے حالات کو ایک فرضی قصے کہانی میں تبدیل کرنا ہے۔ بندہ بیانات میں عرض کرتا رہتا ہے لاکھوں کروڑوں غوث و قطب و ابدال اور ولی اکٹھے ہو جائیں حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جوتی کی خاک کو نہیں پہنچ سکتے چہ جائیکہ یہ کفار اور فساق فجار کسی پیغمبر کا کردار ادا کریں اور انکی مبارک زندگیوں کا نمونہ پیش کریں جن کے دلوں میں نہ ایمان ہے نہ کوئی عمل کا جذبہ اور شوق ہے۔ اور مختلف مکاتب فکر کا فتویٰ آچکا ہے کہ فلم میں کسی بھی پیغمبر کا کردار ادا کرنا، یہ پیغمبروں کی توہین کرنا اور درپردہ نبوت کا دعویٰ کرنا ہے اور کسی بھی پیغمبر کی توہین کرنے سے آدمی کافر ہو جاتا ہے اور فلم میں کسی صحابی کا کردار ادا کرنا اس سے آدمی فاسق اور سخت گناہگار ہو جاتا ہے۔ ویسے تو ہر قسم کی فلموں کا دیکھنا گناہ ہے (اللہ تعالیٰ سب کی حفاظت فرمائے) لیکن انبیاء علیہم السلام کی فلموں کا دیکھنا یہ ایمان کو سخت خطرہ میں ڈال سکتا ہے۔ اس لئے اگر کسی نے اس قسم کی فلم دیکھی ہے تو وہ اللہ تعالیٰ سے فوراً توبہ و استغفار کرے اور معافی مانگے اور اگر شادی شدہ ہے تو احتیاطاً نکاح کی تجدید کرے اور آئندہ اس قسم کی فلموں کے دیکھنے سے سخت اجتناب کرے۔

آخر میں اللہ پاک کی بارگاہ میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک ایک مسلمان کی جان مال عزت آبرو اور آخرت کی سب سے بڑی متاع ایمان کی حفاظت فرمائے۔ آمین



## انبیاء علیہم السلام پر بننے والی فلمیں کفر اور ارتداد ہیں

حضرت مولانا مفتی مظہر اللہ سیالوی صاحب مدظلہ العالی سیال شریف

یہ امر مسلم ہے کہ مقام نبوت ایک بحر بے پایاں ہے اور جو آدمی اس کی گستاخی کرتا ہے وہ مرتد و کافر ہے جیسا کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کے ساتھ خطاب کرتے ہوئے فرمایا اے ایمان والو! تم نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو راعنا نہ کہو بلکہ انظرنا کہو۔ تو اس آیت مقدسہ میں اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کو راعنا کہنے سے منع فرمادیا کیونکہ اس میں گستاخی کا شبہ تھا اور جہاں کہیں گستاخی کا شبہ ہو تو اللہ تعالیٰ نے گستاخی کے شبہ سے بھی منع فرمادیا۔ جو عین گستاخی ہے اس سے تو بطریق اولیٰ منع کیا جائیگا بلکہ فقہا کرام نے کدو شریف کی گستاخی کرنے والوں کو کافر کہا ہے کیونکہ کدو شریف (سبزی) ہے جو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی پسندیدہ غذا تھی جب ایک پسندیدہ غذا کی شان یہ ہے کہ اس کی گستاخی کرنے سے انسان کافر ہو جاتا ہے تو جو انبیاء علیہم السلام کی صریح گستاخیاں کرتا ہے وہ بطریق اولیٰ کافر و مرتد ہے ان فلموں میں شروع سے لے کر آخر تک کفریات ہی کفریات ہیں ان میں سے چیدہ چیدہ چیزوں کو ذکر کرتا ہوں۔

۱۔ غیر نبی کو نبی کہنا

۲۔ نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنا

۳۔ مقام نبوت کو لہو و لعب کے طور پر استعمال کرنا

۴۔ نبی کی صورت بنانا

۵۔ نبی کو ایسے بد صورت انداز میں پیش کرنا جیسا کہ ہمارے معاشرے کے قصاب اور فلمی ایکٹرز ہیں۔ حالانکہ کوئی نبی بھی بد صورت نہیں ہوتا

۶۔ فرشتوں کی شکلیں بنانا

۷۔ عالم برزخ کے پوشیدہ حجابوں کو جھوٹے طریقے سے ظاہر کرنا

۸۔ فرشتے کا کوئی ایسا آلہ مخصوصہ لے کر چلنا جو روح نکالنے میں مدد دیتا ہو۔ حالانکہ قوت ملکوتیہ کسی آلے کی محتاج نہیں اور یہ چیز نص قطعی کے خلاف ہے بلکہ قوت ملکوتیہ ایسی ہے اگر ایک آواز بھی لگائے تو بستنیوں کی بستیاں برباد ہو جاتی ہیں۔

یہ سب چیزیں کفر اور ارتداد ہیں جو آدمی ان کو شائع کرتا ہے یا ان کا معاون کسی واسطہ سے بنتا ہے وہ کافر و مرتد ہے ایسے شخص پر توبہ تجدید ایمان تجدید نکاح ضروری ہے اولین حق حکومت کا ہے کہ ایسی فلمیں شائع کرنے والوں کے خلاف کارروائی کرے دوسرا حق علماء و مشائخ کا ہے کہ اس کے خلاف آواز اٹھائیں اور عوام الناس کو شعور دلائیں کہ ایسی فلمیں دیکھنے سے کلی اجتناب کریں۔

## علماء کرام اور عوام الناس کا مذہبی اور اخلاقی فریضہ

مولانا محمد ابو بکر نقشبندی مدظلہ العالی

حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کو اللہ کریم نے تمام مخلوق میں بلند تر مقام عطا فرمایا ہے ان کی مقدس زوات مخلوق میں بے مثال ہوتی ہیں، لہذا ان مقدس نفوس کے بے مثال و پاکیزہ کردار کو فلموں کے ذریعے بطور کھیل پیش کرنا سخت گناہ کبیرہ ہے اور تعظیم و توقیر کے خلاف ہوئیگی وجہ سے کفر ہے پھر فلم میں ایک غیر نبی کو نبی پکارا جاتا ہے اور جس کو نبی پکارا جاتا ہے وہ بھی اپنے آپ کو نبی ظاہر کرتا ہے یہ نبی کی توہین ہے اور نبی کی ادنیٰ توہین بھی کفر ہے۔ لہذا ایسی فلمیں دیکھنا یا دکھانا حرام حرام ہیں۔ ایسی فلمیں بنانے والے اور ان فلموں کی تیاری میں کسی بھی قسم کا تعاون کرنے والے نبی کی توہین کا ارتکاب کرنے کی وجہ سے دائرہ اسلام سے خارج ہیں اگر تجدید ایمان و تجدید نکاح و آئندہ اصلاح احوال کر کے سچی توبہ کر لیں تو فیہا ورنہ حکومت اسلامیہ کا فرض ہے کہ ایسے لوگوں کو شرعی سزا دے تاکہ دوسروں کے لیے عبرت ہو اور ان فلموں پر پابندی لگائی جائے نیز صحابہ کرام علیہم الرضوان انبیاء علیہم السلام کے بعد ساری مخلوق سے افضل ہیں کیونکہ براہ راست سینہ نبوت سے فیض یافتہ ہیں غیر صحابی کو صحابی سے کیا نسبت چہ جائیکہ فلم میں ایک غیر صحابی صحابی بن کر صحابی کا کردار ادا کرنے کی جسارت کرے یہ صحابہ کرام کی توہین ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا اکرموا اصحابی فانہم خیارکم (الحدیث) میرے صحابہ کا اکرام کرو کہ وہ تم میں سے بہترین ہیں۔ غیر صحابی کا صحابی بن بیٹھنا اور صحابی کا کردار ادا کرنا صحابی کے احترام کے خلاف ہے اور بلخصوص کردار ادا کرنے والے (ادا کار) کافر ہوں تو بدرجہ اولیٰ توہین ہے ایسا کرنے والے مسلمان ہوں تو گمراہ اور فاسق ہیں ان کے لیے توبہ و استغفار و اصلاح احوال ضروری ہے۔ الغرض علماء کرام کا بالخصوص اور عوام الناس کا بالعموم یہ مذہبی اور اخلاقی فریضہ ہے کہ اپنے اپنے دائرہ کار کے مطابق ان گستاخی پر مبنی فلموں کی خرابیوں سے آگاہ ہوں اور دوسروں کو آگاہ کر کے اس برائی کو روکنے میں حکومت سے پرزور مطالبہ کر کے کردار ادا کریں اور اس سلسلہ میں کوئی کسر نہ چھوڑیں۔

## انبیاء علیہم السلام پر بننے والی فلموں کی تشہیر و ترویج کرنے والے سب مجرم

حضرت مفتی ابوالحسن مبشر احمد ربانی حفظہ اللہ

عقائد اسلامیہ میں سے نبوت و رسالت پر ایمان ایک بنیادی حقیقت ہے اور ایک مسلمان کے ایمان و ایقان کا جزو لاینفک ہے۔ انبیاء و رسل علیہم الصلوٰۃ والسلام کی ذوات مقدسہ عزت و تکریم اور عفت و پاکدامنی کی اپنی مثال آپ تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم کے مقدس اوراق میں ان کی عزت و توقیر، تعظیم و تحجیل کا حکم فرمایا ہے اور ان کی ذوات مطہرہ کے ساتھ استہزاء و تمسخر، تکذیب و تھلیل، تفسیق و تھلیل کو کفار و مشرکین کا وطیرہ قرار دیا ہے لیکن دشمنان دین ان ستودہ صفات اور بلند پایہ ہستیوں کی شان میں ہرزہ سرائی کرتے رہتے ہیں اور بعض ٹی وی اینکرز، دانشوران سوء، نام نہاد مفکرین و متجددین الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کے ذریعے سادہ لوح عوام کو گمراہ کرتے رہتے ہیں۔

ان کی انہیں گمراہیوں میں سے انبیاء و رسل علیہم السلام کے حوالے سے فلمیں جاری کرنا ہے۔ ان کی ان فلموں میں شرعی طور پر بہت سی قباحتیں پائی جاتی ہیں جن میں سے چند ایک درج ذیل ہیں۔

(1) ان فلموں میں فساق و فجار ایکٹرز کو انبیاء و رسل علیہم السلام اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے رُوپ میں دکھایا جاتا ہے جو کہ صریحاً ایک غیر نبی کو نبی اور غیر صحابی کو صحابی ظاہر کرنا ہے اور یہ عقیدہ نبوت و رسالت اور عظمت صحابہ پر ڈاکہ ہے۔ جس کی اسلام قطعاً اجازت نہیں دیتا۔ کسی ایکٹر کو پیغمبر کے رُوپ میں ظاہر کرنے سے اہانت رسول ہوتی ہے، قاضی ابویوسف رحمۃ اللہ فرماتے ہیں۔ ”ایما رجل مسلم سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم او کذبہ او عابہ او تنقصہ فقد کفر باللہ وبانت منه زوجته، فان تاب ولا یتوب قتله“ (کتاب الخراج 182 ط، دار المعرفۃ بیروت لبنان سنہ 1979ء)

جس بھی مسلمان نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دی یا آپ کی تکذیب کی یا آپ کی ذات کو عیب دار کیا یا آپ کی تنقیص کی تو اس نے اللہ کے ساتھ کفر کیا اور اس سے اس کی بیوی جدا ہوگئی اگر وہ توبہ کر لے تو فیہا ورنہ قتل کر دیا جائے۔  
امام ابو عبد اللہ محمد بن احمد القرطبی فرماتے ہیں:

”اکثر العلماء علی ان من سب النبی صلی اللہ علیہ وسلم من اهل الذمہ او عرض او استخف بقدرہ او وصفہ بغير الوجه الذی کفر بہ فانہ یقتل۔“ (الجامع لاحکام القرآن 54/8 للقرطبی)

اکثر علماء کا یہ قول ہے کہ اہل ذمہ میں سے جس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دی یا تعریض کی یا آپ کی قدر ہلکی جانے یا اپنے کفر کے علاوہ کسی اور چیز سے آپ کو موصوف کرے تو اسے قتل کیا جائے گا۔ ان آئمہ دین کی تصریحات سے واضح ہو جاتا ہے کہ پیغمبر کی قدر کو ہلکا جانا، استخفاف کرنا، اشارے کنائے یا تعریض میں توہین کرے یا ان کی ستودہ صفات میں کوئی نقص ظاہر کرے تو وہ کافر ہو جاتا ہے اور اس کا قتل واجب ہو جاتا ہے۔

فلمی ایکٹر جب اپنے آپ کو پیغمبر کے رُوپ میں ظاہر کرتا ہے اور اپنا چہرہ فرنج کٹ کی صورت میں اپناتا ہے اور فلمی ڈائلاگ الاپتا ہے تو یہ پیغمبرانہ قدر و قیمت کے منافی امور ہیں کسی بھی پیغمبر نے اپنی داڑھی نہیں کٹوائی، نہ ہی فرنج کٹ بنوائے اور نہ ہی ایکٹرانہ زندگی بسر کی۔ اس لئے نبی اور رسول کو ان حالات میں ظاہر کرنا صریح کفر ہے۔

یہ ایک لحاظ سے غیر نبی کا دعویٰ نبوت بھی ہے جو کہ بدیہی البطلان ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی اپنی نبوت و رسالت لے کر دنیا میں مبعوث ہونے والا نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے نبوت کا دروازہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد پر بند کر دیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔  
 ”ماکان محمد اباً احد من رجالکم ولكن رسول الله وخاتم النبیین ؕ وکان الله بكل شیء علیما“ (احزاب: 40)  
 محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں اور لیکن وہ اللہ کے رسول اور تمام نبیوں کے ختم کرنے والے ہیں اور اللہ ہمیشہ سے ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔

امام ابن کثیر فرماتے ہیں۔ ”فہذہ الآیۃ نص علی انہ لا نبی بعدہ واذا کان لا نبی بعدہ فلا رسول بعدہ بطریق الاولیٰ والاخری لان مقام الرسالۃ اخص من مقام النبوة فان کل رسول نبی ولا ینعکس“ (تفسیر ابن کثیر 158/5 ط، دارالکتب العربی بیروت تحقیق عبدالرزاق المہدی) یہ آیت کریمہ اس بات پر عرض ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں ہے اور جب آپ کے بعد کوئی نبی نہیں تو آپ کے بعد بالاولیٰ والاولیٰ کوئی رسول بھی نہیں ہوگا۔ اس لئے کہ مقام رسالت، مقام نبوت سے زیادہ خاص ہے۔ اس لئے کہ ہر رسول نبی ہوتا ہے لیکن ہر نبی رسول نہیں ہوتا۔ اور مسئلہ ختم نبوت پر بے شمار احادیث صحیحہ صریحہ موجود ہیں جو آپ تفسیر ابن کثیر کے مذکورہ مقام پر ملاحظہ کر سکتے ہیں۔ لہذا کسی شخص کو نبوت و رسالت کے روپ میں فلما نہ کفر صریح ہے اور ایسا ایکٹر اسلام کا مدعی ہے تو کافر مرتد ہو چکا ہے۔ اس پر توبہ لازم ہے، ورنہ واجب القتل ہے۔

(2) اس کے ساتھ پھر ایکٹر کو صحابی رسول ظاہر کرنا بھی جھوٹ اور کذب ہے، کوئی غیر صحابی، صحابی رسول کے مرتبے پر نہیں پہنچ سکتا۔ کتب عقائد میں باقاعدہ عظمت صحابہ اور خلفائے راشدین پر ایمان لانے کا تذکرہ موجود ہے۔ اہانت صحابہ بھی کفر ہے جیسا کہ سورۃ الفتح پارہ 26 کی آیت نمبر 29 لیغیظ بہم الکفار کی نص قرآنی سے واضح ہے۔

(3) ان فلموں میں اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہ کو عامیانی لہجہ میں خطاب کرنا بھی کفر ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ یا ایہا الذین امنوا لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی ولا تجہروا لہ بالقول کجہر بعضکم لبعض ان تحبط اعمالکم وانتم لاتشعرون۔ (الحجرات: 2)  
 اے ایمان والو اپنی آوازوں کو نبی کی آواز پر بلند مت کرو اور نبی کے لئے اپنی آواز کو بات کرنے میں اونچا نہ کرو جیسے بعض تمہارے بعض کے لئے آواز اونچی کرتے ہیں، ایسا کرنے سے تمہارے اعمال برباد ہو جائیں گے اور تم شعور نہیں رکھتے۔ دوسری جگہ فرمایا ”لا تجعلوا دعاء الرسول بینکم کدعاء بعضکم بعضا“

رسول کے بلانے کو اپنے درمیان اس طرح نہ بنا لو جیسے تم ایک دوسرے کو بلاتے ہو۔ (النور: 63)  
 لہذا رسول کو عامیانی لہجہ میں بلانا بھی کفر ہے۔

(4) اسی طرح ان فلموں میں کفار کی دکالت کرتے ہوئے جو ایکٹنگ کی جاتی ہے اس میں انبیاء و رسل علیہم السلام پر ان کی دشنام طرازی دکھائی جاتی ہے اور ایک اسلام کا نام لیوا کافر کا کردار ادا کر کے ڈبل گناہ کا مرتکب ہوتا ہے۔ ایک تو اپنے آپ کو کافر ظاہر کرتا ہے اور دوسرا انبیاء و رسل علیہم السلام کو مجنون، پاگل، دیوانہ، ساحر وغیرہ کہہ کر کفر کا مرتکب ہوتا ہے۔

اس کردار میں کفریہ اقوال و اعمال اختیار کرنا اور انبیاء و رسل کی تذلیل و توہین کرنا پایا جاتا ہے اور اس طرح ایکٹر دوہرے کفر کا مرتکب ہو جاتا ہے۔



- (5) اسی طرح جاندار اشیاء کی تصاویر کی حرمت کا پہلو بھی ان فلموں میں نمایاں ہے۔ جاندار اشیاء کی تصاویر بلا ضرورت شرعی بنانا حرام ہے۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بے شمار احادیث صحیحہ صریحہ محکمہ مرفوعہ دال ہیں۔
- (6) یہ فلم سازی کی مہم کفار کا شیوہ ہے اور فلمی ایکٹریں ہود و نصاریٰ، ہند اور دیگر کفار کے نقش قدم پر چل کر ان کی مشابہت کرتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ”من شبہ بقوم فہوم منہم“ جو کسی قوم کی نقالی کرتا ہے وہ انہی میں سے ہے۔ (مسند احمد (5114:5115) سنن ابی داؤد (4:31))
- (7) ان فلموں میں اس طرح اختلاط مرد و زن اور عریانی و فحاشی کا سیلاب بھی ہوتا ہے جو کہ اسلام میں حرام ہے۔ غیر محرم مرد اور عورت کا اکٹھے ہونا شیطنیت ہے اور فلمی ایکٹران برائیوں کو برائی نہیں سمجھتے بلکہ اپنی پسند کی ایکٹرس کا انتخاب کرتے ہیں اور فلمی انڈسٹری میں کام کرتے ہیں، ایسے نقش کردار کے حامل افراد کو پاکباز ہستیوں کی شکل میں دکھانا، تلپیس دھوکہ اور جھوٹ کا کھلا مظاہرہ ہے۔
- (8) اسی طرح ان بعض فلموں میں ولایت کو نبوت سے اونچا دکھایا گیا ہے جو کہ اہل اسلام کے عقائد کے سراسر منافی ہے۔ یہ ایک باطنی گمراہ فرقے کی وکالت ہے۔ ولایت کا رتبہ اور مقام نبوت سے کسی صورت بھی بالا نہیں ہے۔ لہذا یہ فلمیں گمراہ کن عقائد کی تشہیر کا باعث بھی ہیں اور گمراہ کن عقائد کی تشہیر و ترویج حرام ہے۔ انسانوں کی گمراہی کا باعث ہے۔
- (9) اگر بالفرض ان فلموں سے بعض فوائد حاصل ہوتے بھی ہوں لیکن ان کے مفاسد کثیر ہیں اور اسلامی قانون کے مطابق درء المفاسد اولیٰ من جلب المنافع، مفاسد اور فتن کا ازالہ، مصالح اور منافع کے حصول سے زیادہ اولیٰ ہیں۔
- (10) اسی طرح ان فلموں کے مفاسد میں گانا بجانا اور میوزک کی دھن پر مست ہونا بھی ہے حالانکہ اسلام میں گانا بجانے کے آلات بنانا اور ان کی خریداری حرام ہے جیسا کہ سورۃ لقمان کی آیت نمبر 6 کی تفسیر ”لہو الحدیث“ کو گانے بجانے کے آلات سے تعبیر کیا گیا ہے اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہی تفسیر مروی ہے جیسا کہ تفسیر طبری وغیرہ میں ملاحظہ کیا جاسکتا ہے۔
- (11) یہ فلمیں بنانا اور ان کی تشہیر کرنا گناہ کی اشاعت ہے اور گناہ پر تعاون حرام ہے جیسا کہ ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان کی نص قطعی سے ظاہر ہے۔

لہذا یہ فلمیں بنانے والے، ان کے ساتھ خریداری اور بنانے میں تعاون کرنے والے اور ان کی تشہیر و ترویج کرنے والے سب مجرم ہیں اور حکومت وقت ان کو شرعی حدود لگا کر اس جرم کی سزا دے ورنہ عند اللہ حکومت بھی ان کے ساتھ مجرم ہوگی۔